Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۵۰ پیسے

جلد ۶۹/۳۴ | ۲۸ صفر ۱۴۰۰ھ ۔ ۱۷ صلح ۱۳۵۹ ہش ۔ ۱۷ جنوری ۱۹۸۰ء | نمبر ۱۴

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۶ جنوری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ کو صحت وعافیت سے رکھے اور اپنی تائید ونصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ مدظلہا حرم محترم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

احبابِ جماعت حضرت سیدہ موصوفہ مدظلہا کی صحت وسلامتی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت ناساز ہے تاہم فلو میں قدرے کمی ہے۔

احبابِ جماعت درد والحاح کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے بتاریخ ۷ جنوری بروز سوموار برادرم مکرم حافظ مظفر احمد صاحب کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نومولود کا نام مظہر احمد رکھا ہے۔

احبابِ کرام کی خدمت میں درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز موصوف کو صحت وسلامتی والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ نیک، صالح، خادمِ دین اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین۔

(نصیر احمد قمر۔ دار الصدر شرقی ربوہ)

مورخہ ۳۰ نومبر کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے مکرم عزیزم بشارت احمد صاحب محمود مربی سلسلہ احمدیہ نارووال ضلع سیالکوٹ کو پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچی کا نام امۃ الباسط تجویز فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم چوہدری رحمت اللہ صاحب چک ۶۹ گ ب گھسیٹ پور ضلع فیصل آباد کی پوتی اور مکرم چوہدری محمد شریف صاحب احمد مرحوم مری روڈ راولپنڈی کی نواسی ہے۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صالحہ، خادمۂ دین اور والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک کا موجب بنائے آمین۔

نصر اللہ خان ناصر

مربی سلسلہ احمدیہ ضلع سیالکوٹ

شوخیوں ظلم اور اہلِ حق کو ستانے کی سزا اسی دُنیا میں دی جاتی ہے

نوحؑ کے وقت جو عذاب آیا اگر خدا کے رسول کو نہ ستاتے تو وہ عذاب نہ آتا

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"جب لوگ حد سے زیادہ دُنیا میں دل لگاتے ہیں خدا تعالیٰ سے بے پروائی اختیار کرتے ہیں تو انہیں متنبہ کرنے کے لئے عذاب نازل ہوتا ہے ...

یاد رکھو کہ بُت پرستی، انسان پرستی، مخلوق پرستی کی سزا آخرت میں ہے مگر شوخیوں، بدمعاشیوں، ظلم و تعدّی، غفلت اور اہلِ حق کو ستانے اور دُکھ دینے کی سزا اسی دُنیا میں دی جاتی ہے۔ نوحؑ کے وقت جو عذاب آیا اگر خدا تعالیٰ کے رسول کو نہ ستاتے تو وہ عذاب نہ آتا۔ یہ شوخی پر اِس لئے عذاب آتا ہے کہ "ایک چور دوسرا چتر" دُنیا دار المکافات نہیں۔ اِس میں دست بدست سزا صرف اسے ملتی ہے جو بدمعاشی کرے۔ جو شرافت کے ساتھ گناہ میں گرفتار ہو تو اس کی سزا آخرت میں ہے اور اب جو دُنیا میں عذاب (طاعون۔ ناقل) آیا تو اسی لئے کہ دلیری، شوخی، شرارت حد سے بڑھ گئی ایسی کہ گویا خدا ہے ہی نہیں .... یاد رکھو کہ جب خدا چاہتا ہے انہیں بیماریوں کو شدّت وکثرت میں بڑھا کر ہلاک کر دیتا ہے۔ ان لوگوں کی بےیقینی کی یہ علامت ہے کہ عذاب کو عذاب نہیں سمجھتے۔ خدا تعالیٰ رحیم ہے سزا دینے میں دھیما ہے مگر یہ لوگ یاد رکھیں کہ جب تک وہ وقت نہ آئے گا کہ پکار اٹھیں "اب ہم سمجھے" یہ عذاب ہٹنے کا نہیں۔ اس کا علاج وہی ہے جو ہم بارہا دفعہ بتا چکے ہیں یعنی تضرع وانابت اِلی اللہ۔"

"سو اِس بات کو اچھی طرح سے یاد رکھو کہ اگر ابتدائی منذرات کو عبرت کی نظر سے دیکھو گے اور خدا تعالےٰ سے ڈر کر استغفار، لاحول اور دوسرے نیک کاموں میں مشغول ہو جاؤ گے تو یہ تمہارے لئے اچھا ہوگا۔ لیکن جو بےپرواہی سے کام لیتا ہے تو آخرکار جب وہ وقت آئے گا تو اس وقت رونے چلّانے سے کوئی فائدہ نہ ہوگا اور آخرکار بڑی ذِلّت اور نامرادی سے ہلاکت کا مُنہ دیکھنا پڑے گا اور پھر جس دُنیا کے لئے دین سے مُنہ موڑا تھا اس کو بھی بڑی حسرت سے چھوڑنا پڑے گا۔"

(ملفوظات جلد دہم صـ ۱۲۳ و صـ ۶۸)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت ...

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نیروبی (کینیا) کے بین الاقوامی زرعتی شو میں تبلیغی سٹال

• تراجم قرآن کریم کی نمائش • اسلامی لٹریچر کی تقسیم

• ہزاروں لوگوں کو زبانی تبلیغ اسلام

مرتبہ:۔ مرزا محمود احمد صاحب مبلغ مقیم کینیا۔

کینیا کے دارالخلافہ نیروبی میں ۲۵ تا ۲۹ ستمبر ۱۹۷۹ء ایگریکلچرل سوسائٹی آف کینیا نے معمول کے مطابق ایک بین الاقوامی سطح پر میلے کا انعقاد کیا۔ اس میلے میں ملکی صنعت کاروں کے علاوہ بہت سے غیر ممالک بھی اپنی اپنی مصنوعات کی نمائش کے لئے شامل ہوئے اس رنگا رنگ کی دنیا میں احمدیہ مسلم مشن نیروبی (کینیا) کو خالصتاً ایک مذہبی، اسلامی روحانی اور تبلیغی سٹال منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

اس سٹال کی ایک خصوصیت یہ تھی کہ وسیع و عریض شوگراؤنڈ اور ہزارہا سٹالوں میں سے صرف ہمارا ہی ایک واحد سٹال تھا جو اسلام کی نمائندگی کر رہا تھا۔ یہ سٹال سالہا سال سے لگایا جا رہا ہے۔ اس سال محترم امیر و مشنری انچارج کینیا محترم مولانا محمد منور صاحب نے خاکسار کو سٹال لگانے کے لئے پہلے ہی مطلع فرما دیا تھا۔ چنانچہ خاکسار آپ کی ہدایت کے مطابق کاکامیگا جو ملک کے مغربی صوبہ کا دارالخلافہ ہے سے ایک نہایت مستعد اور مخلص احمدی نوجوان مکرم جمیس سلانو کو ساتھ لے کر شو سے دو دن قبل نیروبی پہنچا۔ اور ہم نے شو کے جملہ ابتدائی انتظامات شو کے شروع ہونے سے قبل مکمل کر لئے۔

سٹال میں پانچ بڑے بڑے بورڈ دیواروں کے ساتھ آویزاں کئے گئے تھے۔ ان میں چار بورڈوں پر جماعت احمدیہ کی دنیا بھر میں تبلیغی مساعی دکھائی گئی تھی اور ایک بورڈ پر جلی حروف میں یہ الفاظ درج تھے کہ

"حضرت مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے تھے بلکہ انہوں نے کشمیر (ہندوستان) میں قدرتی طور پر وفات پائی۔"

اس کے ثبوت کے لئے حضرت مسیح کے سرینگر والے مزار کے علاوہ کفن مسیح کا فوٹو۔ اور کفن پر بننے والے مسیح کے قدرتی عکس اور حضرت مسیح کے انسائیکلوپیڈیا آف برٹینیکا میں دیئے گئے جوانی، ادھیڑ عمر اور بڑھاپے کی تصاویر لگائی گئی تھیں۔ یہ بورڈ شو کے دوران میں زائرین کی کشش کا خاص باعث بنا رہا۔

ایک میز پر قرآن کریم کے مختلف تراجم دیئے گئے تھے۔ یہ تراجم انگریزی، پنجابی، گجراتی، ہندی، ڈچ، جرمن اور لوگنڈی کے علاوہ یہاں کی تین مشہور زبانوں سواحیلی، کیکویو اور کیکامیا میں تھے۔

دو میز اسلام پر لکھی ہوئی مختلف کتب کے لئے ریزرو تھے۔ انگریزی اور سواحیلی کے علاوہ عربی میں بھی بعض کتب رکھی گئی تھیں۔ اسی طرح سٹال کے گیٹ کے ایک طرف سواحیلی اور دوسری طرف انگریزی میں کتب آویزاں کی گئی تھیں۔ تاکہ بازار سے گزرنے والے دور سے ہی بعض اہم کتب پہلی نظر میں ہی دیکھ سکیں۔ سٹال کی اندرونی درمیانی دیوار کے ساتھ ایک سٹینڈ لگا کر سب سے اوپر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور تین خلفاء کی تصاویر لگائی گئی تھیں اور نیچے دو شیلفوں میں سواحیلی اور انگریزی زبانوں میں کتب سجا کر رکھی گئی تھیں۔ ان کتب میں قرآن کریم اور سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مولانا جلال الدین صاحب شمس کی مشہور تصنیف Where did Jesus die? دو مختلف ایڈیشنوں میں رکھی گئی تھیں اور ساتھ ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف لطیف "مسیح ہندوستان میں" کا انگریزی ترجمہ اور ان کے ساتھ ایک اور کتاب Jesus died in Kashmir جو ایک عیسائی جرمن محقق اور فلاسفر اندریاس فیبر قیصر (جنہوں نے لنڈن کانفرنس میں بھی اسی مضمون پر اپنا مقالہ پڑھا تھا) کی تصنیف ہے رکھی گئی تھی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق یہ تین کتب زائرین کی نہ صرف کشش کا باعث نہیں بلکہ ان کو اس سوال کا کہ "حضرت مسیح کہاں فوت ہوئے؟" کا کتب کے ٹائیٹل پر جلی حروف میں چھپا ہوا جواب حیرت میں ڈال دیتا۔ کیونکہ عیسائی دنیا تو یہ یقین رکھتی ہے کہ مسیح صلیب پر فوت ہوئے اور پھر دوبارہ زندہ ہو کر آسمان پر چلے گئے لیکن یہاں پہلے ان کے سامنے یہ سوال آتا تھا کہ حضرت مسیح کہاں فوت ہوئے؟ اور پھر ساتھ ہی ایک کتاب کے الفاظ میں یہ جواب ملتا تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب کی موت سے بچ کر ہندوستان کی طرف ہجرت کر گئے۔ اور دوسری کتاب کے الفاظ میں یہ جواب تھا کہ ہندوستان کا علاقہ کشمیر وہ جگہ ہے جہاں آپ فوت ہو کر دفن کئے گئے۔

کتب کے علاوہ زائرین میں تقسیم کرنے کے لئے انگریزی اور سواحیلی کے علاوہ کئی لوکل زبانوں میں بڑی تعداد میں پمفلٹ موجود تھے۔ ایک چھوٹا سا انگریزی پمفلٹ لوگوں کی کشش کا بے حد موجب بنا۔ یہ پمفلٹ محترم جناب امیر و مشنری انچارج صاحب نے چند دن قبل ہی چھپوایا تھا۔ اس میں آپ نے دراصل یہاں کے ایک لوکل انگریزی میں چھپنے والی ایک خبر پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا تھا کہ ابھی دنیا کے خاتمہ کا وقت نہیں آیا اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کا ذکر کر کے اسلام کے عالمگیر غلبہ کی پیشگوئی کی اطلاع دی گئی تھی۔

۲۵ ستمبر کو شو کا آغاز ہوا۔ لوگ گروہ در گروہ ہمارے سٹال میں پہنچنے شروع ہوئے اور سٹال میں آنے والوں کا تانتا بندھ گیا۔ کاکامیگا سے میرے ساتھ جانے والے احمدی جمیس سلانو نے زائرین نیز سڑک پر سے گزرنے والوں کو مختلف پمفلٹ پیش کئے۔ اور ان کو سٹال میں آ کر قرآن کریم کے تراجم، کتب اور دیگر تبلیغی بورڈ دیکھنے اور اسلام سے متعلق معلومات حاصل کرنے کی دعوت دی۔ آنے والوں کو سٹال کا مقصد، مذہب اسلام کی ضرورت، جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت سے آگاہ کرنے کے علاوہ ان کے سوالات کے جوابات دیئے جاتے۔

۲۶ ستمبر کو نیروبی انٹرنیشنل شو کا سرکاری طور پر صدر مملکت جناب ڈینئل ارپ موئی نے افتتاح کیا۔ اس تقریب کے دوران صدر صاحب نے ہماری رینڈوریٹ کی جماعت کے ایک مستعد احمدی مکرم جناب محبوب صادق بھٹی صاحب کو ایگریکلچرل سوسائٹی آف کینیا کی دس سالہ خدمات پر ایک خاص انعام عطا فرمایا۔ اگلے روز جناب بھٹی صاحب کی ملک کے مشہور اخبار نیشن (Nation) میں صدر صاحب کے ساتھ تصویر شائع ہوئی۔ اسی طرح ٹیلیویژن میں آپ کو صدر صاحب سے انعام حاصل کرتے ہوئے دکھایا گیا۔ شو کے فوراً بعد جناب بھٹی صاحب موصوف کینیا کی حکومت کی طرف سے جنیوا ایس ریڈ کراس کے نمائندہ کی حیثیت سے وہاں ہونے والے اجلاس میں شرکت کے لئے گئے۔ اللہ تعالیٰ بھٹی صاحب کا اعزاز اور ان کا جنیوا میں جانا مبارک کرے۔ آمین۔

شو کے آخری تین روز امیر و مشنری انچارج محترم مولانا محمد منور صاحب خود بھی تشریف لے جاتے رہے۔ اور صبح سے شام تک زائرین میں پمفلٹ تقسیم کرنے کے علاوہ خوب تبلیغ کی۔ ایک گروپ آتا اس کو اسلام کی خوبیاں بتائیں۔ دوسرا آتا اسے حضرت مسیح کے سفر ہندوستان کی تفصیل سے آگاہ کیا۔ تیسرا گروپ آتا اور اسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی خبر دی۔ نیز ان کے سوالات کے جوابات نہایت اچھوتے انداز میں دیتے۔

شو کے دوران میں عیسائیوں کے علاوہ مسلمان۔ ہندو۔ سکھ۔ بدھ مت۔ بہائی مذہب اور بدھ مذہب، غرضیکہ ہر رنگ و نسل اور ہر مذہب کے لوگ سٹال پر آتے اور محترم مولانا صاحب ان کی مذہبی اور روحانی پیاس بجھاتے۔

ایک موقعہ پر دو ایرانی بہائی ہمارے سٹال پر آ پہنچے اور محترم مولانا صاحب نے ان سے نہایت عالمانہ گفتگو فرمائی۔ بعد ازاں مولانا صاحب بھی بہائیوں کے سٹال پر تشریف لے گئے اور ان سے مطالبہ کیا کہ وہ بہاء اللہ کی اپنی کتب سے ان کے دعویٰ نبوت کو پیش کریں۔

ایک دن علی الصبح قریباً دس پادریوں کا ایک گروپ چکر لگاتا ہوا ہمارے سٹال پر آ پہنچا۔ انہوں نے ایک بورڈ پر جلی حروف میں جب یہ لکھا دیکھا کہ حضرت مسیح صلیب پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فوت نہیں ہوئے بلکہ کشمیر میں قدرتی طور پر فوت ہوئے تھے تو انہوں نے اس کی وضاحت کے لئے مولانا کی طرف رجوع کیا۔ محترم مولانا صاحب نے انہیں عقلی و نقلی دلائل دیتے ہوئے بتایا کہ تحقیق سے تو یہ بات بھی ثابت ہو گئی ہے کہ حضرت مسیحؑ نے شادی کی تھی اور کشمیر میں اب تک ان کی نسل سے لوگ موجود ہیں۔ اس ضمن میں انڈریاس فیبر قیصر کی کتاب میں سے آخری پشت کے زندہ موجود نامور شخص صاحبزادہ بشارت سلیم صاحب جو خود شاعر ہیں اور ان کے والد ایک معالج تھے۔ اور جن کے پاس حضرت عیسےٰ علیہ السلام سے لے کر ان تک پورا شجرۂ نسب موجود ہے کی فوٹو دکھائی جسے دیکھ کر وہ دنگ رہ گئے۔ اسی طرح محترم مولانا صاحب نے بتایا کہ انگریزوں کی حکومت میں کالوں اور گوروں کے الگ الگ گرجا تعمیر کئے جاتے تھے۔ اور سیاہ فام لوگوں کو سفید فام کے گرجوں میں داخل ہونے کی اجازت نہیں ہوتی تھی۔ نیز ان ایام میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی تصویر سفید تھی جبکہ کالا رنگ شیطان کو دیا جاتا تھا۔ لیکن اب انگریزوں کو یہاں سے نکالنے کے بعد حضرت عیسےٰ علیہ السلام کالے رنگ میں نمودار ہوئے ہیں اور حکومت وقت کے اثر سے گرجوں میں بھی رنگ و نسل کے امتیاز کو پس پشت ڈال دیا گیا ہے۔

محترم مولانا صاحب نے ایک گھنٹہ سے زائد وقت تک اپنا لیکچر جاری رکھا اور ان کو بتایا کہ رنگ و نسل کا امتیاز صرف اسلام نے مٹایا ہے۔ قرآن کریم کا دعوےٰ ہے کہ وہ ساری دنیا کے انسانوں کی طرف بھیجا گیا ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اعلان فرمایا کہ آپ سرخ و سفید اور کالے گورے ہر شخص کی طرف مبعوث کئے گئے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مساجد میں بھی کسی قسم کی تمیز روا نہیں رکھی جاتی اور ہر مسلمان ہر مسجد میں داخل ہو سکتا ہے۔ مختلف مثالیں دے کر آپ نے بتایا کہ ماہرین بائیبل نے بائیبل کے الفاظ اور معانی بدلنے کی خوب کوششیں کی ہیں۔ اور آئے دن یہ تبدیلیاں ہوتی چلی جا رہی ہیں۔ محترم مولانا صاحب یہ بیان کر ہی رہے تھے کہ پادریوں میں سے ایک نے با آواز بلند اس حقیقت کا اقرار کرتے ہوئے کہا کہ

"درست ہے ہمارے لوگوں نے بائیبل کا ستیاناس کر دیا ہے۔"

بعد ازاں ان تمام پادریوں کو سواحیلی اور انگریزی میں لٹریچر دے کر رخصت کیا گیا۔

اسی طرح ایک دن دو یورپین عیسائی لڑکیاں ہمارے سٹال پر آئیں اور ہمارے ایک ساتھی کو ایک پاکٹ سائز کتابچہ کی شکل میں پمفلٹ دینے لگیں۔ خاکسار کی نظر جب اس کتابچہ پر پڑی تو ان سے کہا کہ کل دو نوجوان سٹال دیکھنے کے بعد بغیر کوئی بات کئے میرے آگے یہی کتابچہ رکھ کر بھاگ گئے تھے۔ میں ان سے کچھ سوالات پوچھنا چاہتا تھا۔ مگر وہ اتنے تیز گئے کہ ان کا تعاقب کرنا بھی مشکل ہو گیا۔ لڑکیوں نے کہا تمہارا کیا سوال ہے؟ میں نے کہا کہ میرا سوال یہ ہے کہ حضرت مسیحؑ کی آمد ثانی کیسے ہوگی؟ ابھی وہ جواب سوچ ہی رہی تھیں کہ میں نے ان کو حضرت ایلیا علیہ السلام کے رفع سمت آسمان پر جانے اور ان کی دوبارہ آنے کے بارے میں پیشگوئی اور حضرت مسیحؑ کے الفاظ میں اس پیشگوئی کا حضرت یحیےٰ علیہ السلام کے وجود میں پورا ہونا بیان کیا اور بتایا کہ اب حضرت مسیحؑ بھی خود تشریف نہیں لائیں گے بلکہ کوئی اور شخص اس دنیا میں پیدا ہو کر اللہ تعالےٰ سے اپنا نام عیسےٰ رکھوا کر اس پیشگوئی کو پورا کرے گا اور ہمارے نزدیک سیدنا حضرت احمد علیہ السلام اس پیشگوئی کے مصداق ہیں۔ خاکسار اس بیان کی تشریح کر رہا تھا کہ ان کے پانچ نوجوان مرد ساتھی بھی ہمارے سٹال کے گرد آ کر سننے لگے۔ اور ایک دوسرے کا منہ تاکنے لگے۔ میں نے اپنا بیان ختم کیا تو وہی لڑکی پھر کہنے لگی کہ اچھا آپ کا اور کیا سوال ہے؟ میں نے کہا کہ حضرت مسیحؑ صلیب پر نہیں مرے تھے۔ اگر وہ واقعی مر گئے تھے تو پھر وہ خدا تعالےٰ کی طرف سے نہیں تھے۔ بلکہ وہ بائیبل کے مطابق نعوذ باللہ ایک لعنتی شخص تھے۔ اور کیا تم ایسا تسلیم کرتے کے لئے تیار ہو؟ کہنے لگیں کہ نہیں وہ تو اللہ تعالیٰ کے بے گناہ بیٹے تھے۔ میں نے کہا کہ نہ تو وہ اللہ تعالےٰ کے بیٹے تھے کیونکہ وہ حضرت مریمؑ کے بطن سے پیدا ہوئے تھے۔ اور حضرت مریمؑ اللہ تعالےٰ کی بیوی نہیں تھیں اور نہ ہی وہ بے گناہ تھے کیونکہ بائیبل خود اس بات کی تردید کرتی ہے کہ جو عورت سے پیدا ہو وہ بے گناہ ہوتا ہے۔ پھر وہ سب ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے۔ اور ان میں سے ایک شخص کہنے لگا۔ کہ جب وہ صلیب پر مر گئے تو ان کا پہلو چھیدنے سے پانی نکلا۔ اس سے ثابت ہوا کہ وہ صلیب پر ہی مر گئے تھے۔ خاکسار نے کہا کہ تمہاری اطلاع کے لئے بتا دیتا ہوں کہ بائیبل میں خون کا لفظ بھی موجود ہے تو گویا خون اور پانی فی الفور اچھل کر نکلے تھے۔ اور خون کا اچھل کر نکلنا یہ بتاتا ہے کہ دل دھڑکتا تھا اور آپ مرے نہیں تھے۔ بلکہ زندہ تھے۔ اس پر پھر وہ آپس میں باتیں کرنے لگے اور ایک کہنے لگا کہ بھلا عیسےٰ علیہ السلام کے جان دینے سے پہلے مارا گیا تھا (کیونکہ میں ثابت کر چکا تھا کہ خون نکلنا بتاتا ہے کہ آپ زندہ تھے۔) اس پر میں نے کہا کہ پہلے آپ لوگ بائیبل کا اچھی طرح مطالعہ کریں۔ پھر آ کر بات کریں۔ اس پر وہ مستورات یورپین اور ایک افریقن نوجوان ہمارے سٹال کے سامنے والی دیوار کے ساتھ اکٹھے ہو کر قریباً پندرہ منٹ تک میٹنگ کرتے رہے۔ اور پھر آہستہ آہستہ وہاں سے غائب ہو گئے۔ یاد رہے کہ یہ لوگ BAPTIST چرچ کے بائیبل کے طلباء تھے۔

قارئین کرام! جہاں موجودہ عیسائیت کی اندھا دھند تقلید کرنے والوں کو دیکھ کر تکلیف ہوتی ہے۔ وہاں یہ جان کر خوشی بھی ہوتی ہے۔ کہ بہت سے عیسائیوں نے نہ صرف اسلام پر چھوٹی چھوٹی کتب خریدیں بلکہ قرآن کریم اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سوانح حیات جیسی ضخیم کتب بھی خرید کر ساتھ لے گئے۔ نیز حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی وفات کے بارے میں تحقیق کرنے کی غرض سے کہ "مسیح کہاں فوت ہوئے" کتب لے گئے۔ بہت سے لوگ مشن کا ایڈریس نوٹ کر کے لے گئے۔ بہت سے لوگ پمفلٹ اور ہمارا اخبار اپنے ساتھ لے گئے۔ کہ گھر جا کر مطالعہ کریں گے۔ ایک جاپانی خاتون جو انگریزی سے زیادہ سواحیلی بول اور پڑھ سکتی تھی۔ اسلام پر سواحیلی میں نماز روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ۔ وغیرہ کتب خرید کر لے گئی۔ اور کہنے لگی کہ وہ مسلمان ہے اور اپنے علم کو بڑھانا چاہتی ہے۔ اور ایک ساتویں جماعت کے عیسائی طالب علم نے ہمارے سٹال سے ایک چھوٹی سی کتاب ایک شلنگ میں خریدی۔ اور پھر کہنے لگا کہ اس کے پاس پیسے نہیں اور وہ اسلام کے متعلق کچھ جاننا چاہتا ہے۔ چنانچہ اسے اسلامی تعلیمات پر مشتمل ایک کتابچہ دے دیا گیا۔ مختلف رنگ و نسل کی مسلمان عورتوں نے بھی اسلامی دینیات کی متعدد سواحیلی اور انگریزی کتب خریدیں۔

ان باتوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ اندر ہی اندر ایک انقلاب برپا کر رہا ہے۔ مجموعی طور پر اس شو کے دوران کل ۷۶۸ شلنگ یعنی قریباً ۲۰۰۰ پاکستانی روپے کی کتب فروخت ہوئیں۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

سٹال کا سامان لے جانے اور لانے نیز مبلغین اور معاونین کو شو گراؤنڈ تک پہنچانے کے لئے محترم مظفر احمد صاحب سیٹھی۔ مکرم جناب افتخار احمد صاحب بٹ اور مکرم مرزا محمد فاروق صاحب نے اپنے ذمہ خدمت لے کر اسے احسن رنگ میں نبھایا۔

نیز شو کے دوران سٹال پر عزیزم اطہر احمد ابن مظفر احمد صاحب سیٹھی جو نویں جماعت کا طالب علم ہے۔ اور شکیل احمد شاہ صاحب نے نہایت دل لگا کر کام کیا۔ زائرین کو پمفلٹ دیتے اور ان کو سٹال میں آنے پر خوش آمدید کہا۔ اسی طرح افریقن احمدی نوجوان مکرم عیسیٰ سلانو صاحب نے سٹال کے کام میں جان ڈال دی۔

قارئین سے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ سب کام کرنے والوں کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اور مخلوقِ خدا کی راہنمائی اور ہدایت کے جلد سامان پیدا ہوں آمین

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

۲۹ فروری / تبلیغ ۱۹۸۰ء / ۱۳۵۹ھ ش — یاد رکھیئے

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ میں وعدہ کرنے والے مخلصین سے گذارش ہے کہ وہ ۲۹ تبلیغ ۱۳۵۹ ہش کی تاریخ یاد رکھیں۔ اس تاریخ تک ان کے وعدہ کا ۶/۱۵ وصول ہو کر مرکز میں پہنچ جانا چاہیئے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فکرِ آخرت ــــ لمحۂ فکریہ

(مکرم رفیق احمد صاحب نعیم ڈیرہ غازیخان)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا۔ وَالْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ وَّ اَبْقٰی ٥ (اعلیٰ)

وہ لوگ جو اسی دُنیا کو اپنا سب کچھ جانتے ہیں۔ جن کی محنت، ہم و غم سب کچھ صرف اسی دُنیا کے لئے وقف ہے۔ ان سے خطاب فرمایا کہ عقل سے کام لو۔ کسے چھوڑ رہے ہو اور کسے اختیار کر رہے ہو۔ کسے کس پر ترجیح دے رہے ہو۔ یہ دُنیا جس پر تم فریفتہ ہو اول تو اس کی بڑی سے بڑی راحت و لذت بھی رنج و غم اور کلفت و مشقت کی آمیزش سے خالی نہیں۔ دوسرے اسے ثبات و قرار نہیں۔ آج کا بادشاہ کل کا فقیر۔ آج کا جوان شاہ زور کل کا ضعیف و عاجز۔ مگر آخرت ان تمام عیبوں سے پاک ہے اس میں خیر ہی خیر ہے اور پھر یہ دائمی بھی ہے گویا انسان کا اصل وطن تو آخرت ہے۔ دُنیا میں اس کا مقام ایک مسافر کی طرح ہے۔ وطن کے دائمی قیام و قرار کے لئے یہاں سے کچھ سامان بھیجنا ضروری ہے اور انسان کے اس سفر کا اصل مقصد ہی یہی ہے کہ یہاں رہ کر کچھ کمائے اور جمع کرے پھر اس کو اپنے وطنِ آخرت کی طرف بھیج دے ایک عربی شاعر کہتا ہے کہ

حیاتک انفاس تعد فکلما
مضیٰ نفس منہا انتقصت بہ جزءٔ

یعنی تیری زندگی چند گنے ہوئے سانسوں کا نام ہے جب ان میں سے ایک سانس گذر جاتا ہے تو تیری عمر کا ایک جزء ختم ہو جاتا ہے۔

اسی بات کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"وقت تھوڑا ہے اور کارِ عمر ناپید
تیز قدم اٹھاؤ جو شام نزدیک ہے جو کچھ پیش کرنا ہے وہ بار بار دیکھ لو ایسا نہ ہو کہ کچھ رہ جائے اور زیاں کاری کا موجب ہو۔ یا سب گندی اور کھوٹی متاع ہو جو شاہی دربار میں پیش کرنے کے لائق نہ ہو۔"

زندگی مختصر ہے اور قیامت کا آنا ضروری اور قریب اسی دن احسان عمل میں کمی و کوتاہی کا احساس ہوگا مگر بے سود۔ آخرت کی اس کھیتی میں جو بوتا ہے، وہی کاٹا جائے گا مومن کو بھی اس دُنیا میں بعض اوقات نعماء ملتی ہیں مگر وہ ایسا مست نہیں ہوتا کہ دُنیا کی عیش و راحت کے وقت فکرِ آخرت سے غافل ہو جائے۔ یہ بے فکری مکذّبین کا حصّہ ہے۔ اسی لئے قرآن مجید میں بار بار نعماء جنّت کا تذکرہ کیا گیا ہے کہ غفلت شعار انسان آخرت کی طرف متوجہ ہو۔ دُنیا کی نعمتیں فانی اور ناقص ہیں مقصود زندگی نہیں اور قناعت و ایثار سے کام لے کر یہ سمجھ لے کہ یہ چند روزہ راحت کا سامان ہاتھ سے نکل بھی گیا تو کچھ بڑے صدمے کی بات نہیں۔ ایسا خسارہ نہیں جس کی تلافی نہ ہو سکے۔ خسارے کا باعث تو دنیا کی طرف بکلّی میلان ہے جس سے حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے سختی سے منع فرمایا ہے۔ حضور فرماتے ہیں۔

"وہ جو دُنیا پر کتّوں یا چیونٹیوں یا گِدھوں کی طرح گرتے ہیں اور دُنیا سے آرام یافتہ ہیں وہ اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتے۔" (کشتی نوح)

پھر فرماتے ہیں:۔

"جو شخص دُنیا کے لالچ میں پھنسا ہُوا ہے اور آخرت کی طرف آنکھ اُٹھا کر بھی نہیں دیکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔" (کشتی نوح)

غرضیکہ فکرِ آخرت اور اس کیلئے زادِ راہ جمع کرنا ہی انسان کا مقصود ہے اور بہترین زادِ راہ صاف دل ہے جو کسی کو میسّر آئے۔ یہ خدا کا مسکن ہے ایک دفعہ حضرت یوسفؑ کے پاس آپ کا ایک شاگرد آئینہ لایا کہ آپ اپنا بے نظیر حُسن دیکھ سکیں۔ لائق صد تحسین تھی اس کی سوجھ اور قابلِ داد تھا۔ اس کا تحفہ بعینہٖ جب محشر میں اللہ تعالیٰ۔ ان سے پُوچھے گا۔ میرے لئے کوئی تحفہ لائے ہو۔ وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰی کَمَا خَلَقْنٰکُمْ اَوَّلَ مَرَّۃٍ خالی آئے ہو جیسا تمہیں خالی ہاتھ دُنیا میں تخلیق کیا تھا۔ اس وقت انسان کہہ سکے گا کہ اے میرے محبُوب میں تیرا عاجز و بے کار بندہ تیری پاک محفل میں کچھ اور تو نہ لا سکا صرف ایک دل لایا ہوں جو مثالِ آئینہ صاف ہے جس میں تیرا عکس جمیل نظر آئے گا۔ عذاب آخرت اور غضب الٰہی سے بچنے کی یہی ایک راہ ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ دل انسان کی اچھی یا بُری ہر خواہش کا محور ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

اِنَّ فی الجسد مضغۃ اذا صلُحت صلُح الجسد کلّہ واذا فسدت فسد الجسد کلہ الَا وھی القلبُ (بُخاری ومُسلم)

جسمِ انسانی میں دل ایک ایسا لوتھڑا ہے کہ اگر اس کی اصلاح ہو جائے تو تمام جسم صحیح کام کرتا ہے یہی امّارۃ بالسوء بھی ہے۔ یہی لوّامہ بھی بن جاتا ہے اور روحانیت میں ترقی کرے تو مطمئنّہ بھی اسی کی صفت ہوتی ہے جو اسے پاک کرے حقیقی فلاح کا وارث بن جاتا ہے۔ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَکّٰی (اعلیٰ) میں یہی مضمون بیان ہُوا ہے۔

انسان کو اپنے نفس کا محاسبہ کرتے رہنا چاہیئے کہ وہ کہیں بہک نہ جائے اور گناہوں کی مَیل سے ناپاک نہ ہو جائے ورنہ ناکامی مقدر بن جاتی ہے مقصدِ زیست کا حصُول فکرِ آخرت، نیک اعمال اور صفائی قلب پر منحصر ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"چاہیئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔" (کشتی نوح صلا)

پھر فرماتے ہیں:۔

"تاریکی اور روشنی ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتی۔ ہر ایک جو پیچ در پیچ طبیعت رکھتا ہے اور خدا کے ساتھ صاف نہیں ہے وہ اس برکت کو ہرگز نہیں پا سکتا جو صاف دلوں کو ملتی ہے کیا ہی خوش قسمت وہ لوگ ہیں جو اپنے دلوں کو صاف کرتے ہیں اور اپنے دلوں کو ہر ایک آلودگی سے پاک کر لیتے ہیں اور اپنے خدا سے وفاداری کا عہد باندھتے ہیں کیونکہ وہ ہرگز ضائع نہیں کئے جائیں گے۔"

حضور کے یہ ارشادات جماعتِ احمدیہ کے لئے خصُوصاً اور دوسروں کے لئے عموماً راہ زیست میں مشعل راہ ہیں جو ان پر عمل نہیں کرتا وہ بدقسمت ہے۔ حضور خود فرماتے ہیں

"کیا ہی بدقسمت وہ شخص ہے جو ان باتوں کو نہیں مانتا جو خدا کے منہ سے نکلیں اور میں نے بیان کیں۔"

اللہ تعالےٰ ہمیں اس بدقسمتی سے بچائے اور حضُور کے فرمودات پر عمل کرنے کی توفیق دے اور ہم سب کو اپنا سچا عبد بنائے۔ آمین

وآخر دعوانا ان الحمد للّٰہ ربّ العالمین

درخواست دُعا

مکرم خواجہ فضل محمود صاحب شالامارٹاؤن لاہور اور ان کی والدہ صاحبہ اہلیہ محترم جناب خواجہ عبداللہ صاحب شالامار ٹاؤن کافی عرصے سے علیل ہیں محترمہ اہلیہ صاحب خواجہ عبید اللہ صاحب یو۔سی۔ایچ ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے دونوں کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین۔

بشیر الدین مربی سلسلہ احمدیہ۔ لاہور

دُعائے مغفرت

مکرم محترم محمد عبداللہ صاحب ڈار مورخہ ۹ جنوری بروز بدھ بوقت صبح ۹ بجے کوئٹہ میں بقضائے الٰہی رحلت فرما گئے ہیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن مرحوم کا جنازہ کوئٹہ سے ۱۱ جنوری رات ۸ بجے ربوہ لایا گیا اور حضور ایدہ اللہ نے از راہِ شفقت نماز فجر کے بعد جنازہ پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ مرحوم مخلص اور فدائی احمدی اور صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے اور جوارِ رحمت میں جگہ دے نیز پسماندگان کو اپنی حفظ وامان میں رکھے (آمین)

(نوید ہاشمی ابن عبدالرحمٰن جنید ہاشمی مرحوم)

خاکسار کی تائی جان محترمہ اہلیہ محترم چوہدری محمد دین صاحب چیٹھہ مرحوم مورخہ ۲۷ نومبر ۱۹۷۹ء کو وفات پاگئیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ موصیہ تھیں مورخہ ۲۸ نومبر بعد نماز فجر ربوہ میں نماز جنازہ ہوئی اور بعد میں بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

عزیزم محمود اقبال ابن چوہدری اللہ دتہ صاحب ساکن چک 12/1-R ضلع بہاولنگر نومبر کے آخری ہفتہ میں وفات پا گئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ط احباب دعائے مغفرت اور والدین اور اہل خاندان کیلئے صبر جمیل کی دعا فرمائیں

نذیر احمد خادم چک ۱۸۴۔ ایل آر ضلع بہاولنگر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مختصر رپورٹ قیام گاہ مستورات

محترمہ امۃ الرّفیق صاحبہ

اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں کے درمیان اور اسلامی اخوت و محبت سے معمور فضا میں جماعت احمدیہ کا ستاسی واں جلسہ سالانہ اپنی سابقہ روایات اور شان و شوکت کے ساتھ منعقد ہوا۔ ۲۶ر دسمبر ۱۹۷۹ء کو جلسہ شروع ہوا اور ۲۸ر دسمبر ۱۹۷۹ء کو دُعاؤں کے ساتھ اختتام پذیر ہوگیا۔ (الحمدللہ) جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے ۱۸ر دسمبر ۱۹۷۹ء سے مہمان آنا شروع ہوگئے اور یہ سلسلہ ۲۸ر دسمبر ۱۹۷۹ء تک جاری رہا۔ شمع احمدیت کے پروانے اس میں شامل ہونے کے لئے پاکستان کے کونے کونے اور دُنیا کے مختلف ممالک سے تشریف لائے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے روح پرور خطابات سے مستفیض ہو کر آئندہ کے لئے نیا عزم لئے درُود شریف اور تسبیح و تحمید کا زیر لب ورد کرتے ہوئے اپنے گھروں کو واپس چلے گئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کو ٹھہرانے کا انتظام تین قیام گاہوں میں کیا گیا۔

قیام گاہ نمبر۱ لجنہ ہال ملحقہ برآمدے۔ ۱۱ شامیانے اور ۸۸ چھولداریوں پر مشتمل تھی۔

قیام گاہ نمبر۲ مہمان خانہ مستورات

قیام گاہ نمبر۳ گیسٹ ہاؤس۔ اس میں غیر ملکی خواتین نے قیام کیا۔

منتظمات:۔

قیام گاہ نمبر۱ کی منتظمہ مکرمہ امۃ الشکور بیر صاحبہ تھیں اور ان کی نائبہ مکرمہ امۃ الوسیع ندرت صاحبہ تھیں۔ اس قیام گاہ میں ۲۸۵۰ مہمان ٹھہرے۔

قیام گاہ نمبر۲ کی منتظمہ مکرمہ مسز نعیمہ حمید صاحبہ تھیں ان کی نائبہ محترمہ حدیقہ رشدی، اور محترمہ شمیم فضل صاحبہ تھیں۔ اس قیام گاہ میں قیام کرنے والے مہمانوں کی تعداد ۲۳۹۸ تھی۔

قیام گاہ نمبر۳ کی منتظمہ مکرمہ امۃ الحکیم عائشہ صاحبہ تھیں۔ اس قیام گاہ میں ۱۴ غیر ملکی خواتین نے قیام کیا۔

منتظمات نے نہایت خلوص، لگن اور خدمتِ خلق کے جذبہ سے سرشار مہمانوں کی ہر ضرورت اور آرام کا خیال رکھا۔

(فجزاہن اللہ)

مہمانوں کی تعداد

اس سال مہمانوں کی زیادہ سے زیادہ تعداد ۵۲۰۸ تھی جبکہ گزشتہ سال زیادہ سے زیادہ تعداد ۵۳۳۶ تھی اس طرح اس سال ۱۲۸ کی کمی واقع ہوئی۔

حاضری کارکنات

۱۸ر دسمبر ۱۹۷۹ء ۳ بجے سہ پہر دفتر لجنہ میں منتظمات و معاونات کی حاضری لی گئی۔ کارکنات کو ہدایات دی گئیں۔ ۲۳ر دسمبر ۱۹۷۹ء کو ۹ بجے صبح کارکنات کی حاضری لی گئی۔ کارکنات میں بیج تقسیم کئے گئے اور باقاعدہ طور پر کام کا آغاز کیا گیا۔ دورانِ قیام کارکنات کی حاضری ۶۰ فیصد اور ۸۵ فیصد کے درمیان رہی۔

حضرت سیّدہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نگرانِ اعلیٰ نے باوجود مصروفیات کے ۲۷ر دسمبر ۱۹۷۹ء کو تینوں قیام گاہوں کا دَورہ فرمایا اور ہدایات دیں۔

قیام گاہوں کے جملہ انتظامات دفتر ناظمہ کے تحت ہوتے ہیں۔ ۲۱ر دسمبر کو یہ دفتر کھولا گیا۔ دفتر ناظمہ ۳۰ر دسمبر تک دن رات چوبیس گھنٹے کھلا رہا۔ مکرمہ محترمہ حمیدہ صابرہ صاحبہ دُخترِ مکرم ڈاکٹر فیض علی صابر صاحب نے ناظمہ قیام گاہ مستورات کے فرائض سرانجام دیئے۔ آپ باوجود ناسازیٔ طبع کے ڈیوٹی پر حاضر رہیں۔ آپ کی بروقت ہدایات سے تمام امور انجام پاتے رہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت والی زندگی عطا فرمائے۔ آمین

مکرمہ محترمہ سیّدہ بُشریٰ صاحبہ نائبہ ناظمہ روزانہ تینوں قیام گاہوں کا دَورہ کرتیں اور انتظامات کا جائزہ لیتی رہیں آپ کی ہدایات سے منتظمات اپنے فرائض احسن طریقے پر ادا کرتی رہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو مزید خدمتِ دین کی توفیق دیتا چلا جائے۔ (آمین) انچارج دفتر مکرمہ صفیۃ الرحمٰن صاحبہ تھیں۔

قیام گاہوں میں کام کو درج ذیل شعبوں میں تقسیم کیا گیا۔

شعبہ اجرائے پرچی۔ شعبہ تقسیم کھانا۔ شعبہ آب رسانی۔ شعبہ صفائی۔ شعبہ طبّی امداد۔ شعبہ استقبال۔ شعبہ خدمتِ خلق۔ شعبہ سٹور و روشنی۔

تقسیمِ کھانا

اس دفعہ اس شعبہ کے تحت کام بہت اچھا رہا۔ کھانا وقت پر پہنچتا رہا۔ کھانا لانے والے بھی بڑا تعاون کرتے رہے۔ کارکنات بڑے شوق اور لگن سے کھانا تقسیم کرتی رہیں۔

شعبہ آب رسانی

شعبہ آب رسانی کا کام بڑا تسلّی بخش رہا۔ قیام گاہ نمبر۱ میں ٹینکر والوں نے اس دفعہ بہت مدد کی۔ سقّے وقت پر حاضر ہوتے رہے۔ قیام گاہ نمبر۲ میں پانی کی ٹینکیوں کے باعث پانی کی بالکل کمی واقع نہ ہوئی۔

شعبہ صفائی

تمام عملے کی کوششوں کی وجہ سے اس شعبہ کا کام بھی بہت اچھا رہا۔ قیام گاہ نمبر۱ میں ۹ اور قیام گاہ نمبر۲ میں ۵ جمعداروں نے کام کیا۔

شعبہ طبّی امداد

بفضلِ خدا اس سال طبّی امداد کا کام بھی بہت اچھا رہا۔ جلسہ گاہ کے علاوہ قیام گاہ نمبر۱ میں مکرمہ ڈاکٹر زبیدہ طاہر صاحبہ کراچی اپنی معاونات کے ساتھ مریضوں کو دیکھتی اور ادویات دیتی رہیں۔

قیام گاہ نمبر۲ میں مکرمہ ڈاکٹر امۃ الحفیظ خیر البشر صاحبہ جہلم اپنی معاونہ مکرمہ محمودہ سحر صاحبہ کے ساتھ ڈیوٹی دیتی رہیں علاوہ ازیں مکرمہ امۃ الوکیل صاحبہ آف جہلم اور اصغری بیگم آف لاہور بھی مریضوں کو دیکھ کر ادویات دیتی رہیں۔ بوقتِ ضرورت فضلِ عمر ہسپتال کے عملہ نے اپنا بہترین تعاون پیش کیا۔ ہر دو قیام گاہوں میں روزانہ تقریباً ۳۰۰ مریضوں کو ادویات دی جاتی رہیں۔

شعبہ استقبال

اس شعبہ کی کارکنات نے مسکراتے چہروں سے مہمانوں کا استقبال کیا۔ مہمانوں کو مع سامان مقررہ جگہوں پر پہنچایا۔ دورانِ قیام مہمانوں کی ملاقاتیں کروائیں۔ اور پھر جلسہ کے اختتام کے بعد ان کے سامان کی چٹیں تیار کر کے ان کو الوداع کہی۔

شعبہ خدمتِ خلق

اس شعبہ کے تحت پہرہ اور نگرانی کا کام بھی تھا۔ منتظمات اور نائبات باری باری مہمانوں کے سامان کی حفاظت کے لئے ڈیوٹی دیتی رہیں۔

شعبہ سٹور و روشنی

۲۲ر دسمبر ۱۹۷۹ء کو سٹور کھولا گیا۔ آدھا سامان قیام گاہ نمبر۱ میں منتقل کیا گیا۔ ۲۹ر دسمبر ۱۹۷۹ء کو قیام گاہ نمبر۱ سے سامان دوبارہ سٹور میں جمع کر دیا گیا۔

ہم نائب افسر جلسہ سالانہ مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کے بہت شکر گزار ہیں کہ آپ وقتاً فوقتاً قیام گاہوں میں تشریف لا کر پیش آنے والی مشکلات حل کرتے رہے۔

مردانہ نظامت میں مکرم پروفیسر محمد اسلم صابر صاحب اور ان کے عملے کے بھی شکر گزار ہیں۔ ان کے بھرپور تعاون سے ہمیں جملہ انتظامات میں بڑی سہولت رہی۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی اور سب کارکنات کو بھی جزائے خیر دے اور خدمتِ خلق کا جذبہ روز افزوں ترقی پذیر رکھے۔ آمین۔

مرسلہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ

لازمی چندہ جات کے بقایا جات کی ادائیگی کی طرف فوری توجّہ فرماویں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

دُعائے مغفرت

والدہ محترمہ رسول بیگم (رسول بی بی) صاحبہ زوجہ چوہدری عبدالغفور صاحب شملوی مرحوم (برادر اکبر چوہدری عبدالکریم صاحب مرحوم آف دارالبرکات ربوہ) اسلام آباد میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ نے آخر دسمبر ۱۹۰۷ء یا جنوری ۱۹۰۸ء میں اپنے والد چوہدری ولیداد خان صاحب مرحوم صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام آف موضع مراڑہ ضلع سیالکوٹ کی بیعت کے معاً بعد بیعت کی تھی مرحومہ ایک نیک دعاگو۔ عبادت گزار۔ سخی۔ صالحہ و مخلص احمدی تھیں اللہ تعالیٰ نے ان پر بڑے فضل بھی کیے۔ اپنی بیٹی سعیدہ بیگم صاحبہ اور داماد لیفٹیننٹ جنرل ملک اختر حسین صاحب مرحوم و بڑے داماد چوہدری محمد اکرم صاحب منہاس مرحوم آف لاہور کی وفات کے صدمے بڑے صبر سے برداشت کیے زندگی کا کافی حصہ شملہ دہلی و شملہ میں گزرا تقریباً ۱۲ سال سے تھوڑی بہت لگاتار بیمار تھیں کمزوری بڑھتی گئی بالآخر ۸/۹ دسمبر ۱۹۷۹ء کی درمیانی شب کو دو بج کر پانچ منٹ پر داعی اجل کو لبیک کہا۔ بوجہ موصیہ ہونے کے ۱۰ دسمبر کو بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی احباب سے مرحومہ کی مغفرت اور پس ماندگان کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق پانے کی درخواست ہے

سعید احمد ڈی ۱۵۶ جی ۶/۲ اسلام آباد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اعلان برائے سہ سالہ انتخاب عہدیداران جماعتہائے احمدیہ

(از یکم مئی ۱۹۸۰ء / یکم ہجرت ۱۳۵۹ ہش تا ۳۰ اپریل ۱۹۸۳ء / ۳۰ شہادت ۱۳۶۲ ہش)

جملہ جماعت ہائے احمدیہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ عہدیداران جماعتہائے احمدیہ کے موجودہ سہ سالہ تقرر کی میعاد ۳۰/۴/۸۰ کو ختم ہو رہی ہے آئندہ تین سالوں (۱/۵/۸۰ تا ۳۰/۴/۸۳) کے لئے عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کے انتخاب جلد از جلد کروائے جانے مطلوب ہیں جس کے لئے ۳۰/۸۰ ا کی میعاد مقرر کی جاتی ہے۔ اسی میعاد کے اندر اندر تمام عہدیداران کے انتخاب ہو کر نظارت علیا میں پہنچ جانے چاہئیں تاکہ ضروری کارروائی کے بعد بروقت منظوری دی جاسکے۔ جملہ انتخابات عہدیداران حسب قواعد ہونے چاہئیں تاکہ ان کو مکمل کروانے پر سلسلہ کا قیمتی وقت خرچ نہ کرنا پڑے اور جلد منظوری بھجوائی جاسکے۔

ضروری ہدایت

۱۔ انتخاب کرواتے وقت یہ امر خاص طور پر ملحوظ رکھا جائے کہ مطابق فیصلہ مجلس مشاورت ۱۳۴۹ ہش موجودہ سہ سالہ انتخاب عہدیداران میں کوئی ایسا دوست دوبارہ صدر منتخب نہیں ہو سکے گا جس نے گزشتہ سہ سالہ میعاد میں اپنی صدارت کے دوران اپنی جماعت کے کم از کم ۳۳ فیصد کو قرآن کریم نہ پڑھوا دیا ہو اور دیگر جملہ عہدیداران صرف اسی صورت میں منتخب ہو سکیں گے کہ وہ باترجمہ قرآن کریم جانتے ہوں۔

۲۔ جملہ امراء مقامی و صدر صاحبان اس امر کا خاص خیال رکھیں کہ انتخاب عہدیداران کے وقت انتخابی میٹنگ (یا مجلس انتخاب) کا صدر ایسے دوست کو نامزد کیا جائے جس کا نام امیر مقامی یا صدر مقامی کے عہدہ کے لئے پیش نہ ہو سکتا ہو۔ بہتر ہوگا کہ عہدیداران کا انتخاب مربیان، معلمین سلسلہ و انسپکٹران بیت المال آمد یا امیر ضلع یا ان کے کسی نمائندہ کی زیر صدارت کروایا جائے۔

(ناظر اعلیٰ)

تحریکِ جدید کا مالی جہاد

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"مال کا اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا بھی انسان کی سعادت اور تقویٰ شعاری کا معیار اور محک ہے"

حضور علیہ السلام کے مذکورہ بالا ارشادِ گرامی اور حضور کے خلفائے کرام نے اکنافِ عالم میں تبلیغِ اسلام کو جس قدر اہم بیان فرمایا ہے وہ محتاجِ بیان نہیں۔ تحریکِ جدید کا قیام اسی عظیم الشان مقصد کے لئے عمل میں آیا ہے۔ پس انصار اللہ خاص طور پر اپنا عزیز مال خرچ کریں اور دوسروں کے لئے ایک نیک نمونہ پیش فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(قائد تحریکِ جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

پائلز کیور

(PILES CURE)

سمیت ایک سو گیارہ کیورز (CURES) ملک بھر میں دستیاب ہیں۔ فی کیور -/۱۵ مفصل لٹریچر مفت۔

کیور ٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ

(ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی رجسٹرڈ)

ربوہ فون ۶۰۶

تبدیلی نام

مَیں نے اپنا نام بشیر احمد شاد سے تبدیل کرکے بشیر احمد ضیغم رکھ لیا ہے اس لئے مجھے اِس نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

بشیر احمد ضیغم
کوارٹر نمبر ۴۴ تحریکِ جدید
ربوہ

تبصرہ

پاکستان کے درخشندہ ستارے

چوہدری ظفر اللہ خاں ——— ڈاکٹر عبد السلام

عنوان بالا کے تحت ایک بارہ صفحات کا رسالہ مکرم عبد المالک صاحب نے شائع کیا ہے۔ اس میں قیمتی تصاویر کے ساتھ محترم چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب کے بارے میں مشاہیر عالم کی توصیفی آراء درج کی گئی ہیں ان میں مسٹر چرچل، قائد اعظم، حکومتِ شام، شاہ مراکش، مفتئ اعظم فلسطین، شاہ فیصل اور شاہ سعود شامل ہیں۔ اس کے علاوہ نوبل انعام یافتہ احمدی سائنسدان ڈاکٹر عبد السلام کے بارے میں صدرِ مملکت پاکستان، محمد فیصل بن سعود اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے گرانقدر ارشادات شامل ہیں۔ یہ رسالہ خوبصورتی سے چھاپا گیا ہے اور نہایت گراں قدر معلوماتی اور متاثر کن مواد پر مشتمل ہے۔ ہر قسم کے احباب کے لئے مفید ہے۔ قیمت فی سینکڑہ ۲۰۰ روپے اور فی کاپی دو روپے ہے۔

ملنے کا پتہ:۔ عبد المالک 115/A علامہ اقبال روڈ لاہور ۵
اس کی زیادہ سے زیادہ اشاعت اچھے نتائج پیدا کرسکتی ہے۔

تقریب شادی

مورخہ ۱۹ دسمبر کو محترم مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے میری نسبتی ہمشیرہ عزیزہ عذرا تحسین بنت مکرم چوہدری عبد العزیز صاحب کھوکھر دار الصدر شمالی ربوہ کے نکاح کا اعلان ہمراہ عزیزم شاہد حمید عباسی ابن محترم عبد الحمید صاحب عباسی آف شیخوپورہ حال فرینکفورٹ (مغربی جرمنی) مبلغ تیس ہزار روپیہ حق مہر پر کیا۔
مورخہ ۲۲ دسمبر کو شیخوپورہ سے برات آئی اور تقریب رخصتانہ ہوئی۔ مورخہ ۲۳ دسمبر کو محترم عبد الحمید صاحب عباسی نے شیخوپورہ میں دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں شیخوپورہ کے احمدی اور غیر از جماعت معززین نے شرکت کی۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر دو خاندانوں کے لئے مبارک کرے اور مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے۔

(نصر اللہ خاں ناصر ایم۔ اے شاہد مربی سلسلہ احمدیہ ضلع سیالکوٹ)

یونانی طریقِ علاج

—— کو ——

پسند کرنے والے احباب کی خدمت میں ہم مندرجہ ذیل ادویات پیش کرسکتے ہیں:۔

خوراکی	فی شیشی -/۵ روپے
دوائی کالی کھانسی	سولہ خوراک -/۵ روپے
گرڑھتی	فی شیشی -/۵ روپے
بچوں کی چونڈی	فی شیشی -/۵ روپے

ربوہ میں ہمارے سٹاکسٹ پبلک جنرل سٹور کیلی مارکیٹ بالمقابل ایوانِ محمود سے کمپنی کے مقرر کردہ نرخوں پر دستیاب ہیں۔

ملنے کا پتہ

حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ۔ فون ۷۳۹۹۷

الفضل میں اشتہار دینا
کلیدِ کامیابی ہے

شرح چندہ

سالانہ چندہ	-/۹۰
ششماہی	-/۴۶
سہ ماہی	-/۲۴
خطبہ نمبر سالانہ	-/۲۵

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴